طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة
نسخهٔ مسمی فن شعر
۱۳۰۵ هجری
در مطبع علوی واقع بمبئی طبع شد

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
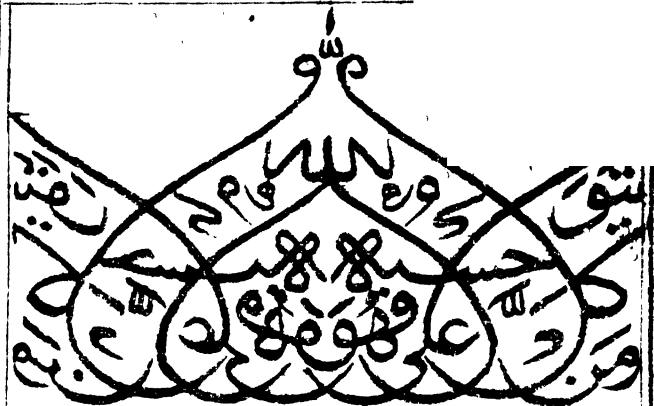
بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بے نہایت اور ثناے بے غایت اللہ کو سزاوار ہے جو رات
اور دن ہر آن سفر اور حضر مین بندون کا نگہبان ہے اور رنج
اور سختی اونکی ہر حال مین اوسیکے لطف و کرم سے آسان ہے
اور درود بیحد اور سلام بیعد اوپر اشرف انبیا سرور اصفیا
محمد مصطفی رسول آخر الزمان کے ہوجیو صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین ۔ بعد اسکے بندۂ ناتوان گنہگار خاکپای طلبا نصر اللہ

ابن مولوی عبدالحکیم المشہور بہ مولوی حمید الدین ابن مفتی محمد ظہیرالدین یہ التماس کرتا ہے کہ ایک دوست ملک شمشیر ساکن دھولقہ نے اس عاجز سے مسائل تیمم اور نماز مسافر کے لکھنے کا نہایت اصرار کیا اور کہا کہ سلیس اردو مین یہ سب مسائل لکھے جائین تو مسافرون کے لیے مفید ہون اور آپکو خدا تعالے اسکا اجر عنایت کرے لہذا اوسکی خواہش کے موافق چند مسائل ضروری مسافرت کے معتبر کتابون سے مثل ہدایہ اور فتاوای عالمگیری اور شرح منیۃ المصلی اور منح الغفار شرح تنویرالابصار اور سفرات سے صحیح اور مفتی بہ مسائل جمع کرکے اس مختصر رسالہ مین لکھے اور نام اسکا نجاۃ المسافرین رکھا اور تین باب اور ایک خاتمہ پر اسکو تمام کیا واللہ ولی التوفیق اور جو مسئلہ ہدایہ سے لکھا ہے وہان مسئلہ کی نشانی کتاب کا نام نہین لکھا اور ہدایہ کی سوا جس کتاب سے مسئلہ لکھا ہے

اسکا نام اور کتاب جسکا حوالہ دیا ہے اوسکا نام اوّل و آخر لکھا ہے

بابون کی تفصیل

پہلا باب تیمم کے مسئلون کے بیان مین دوسرا باب مسافر کی نماز کے مسئلون کے بیان مین تیسرا باب متفرق مسئلون کے بیان مین اور اس باب مین تین فصلین ہین پہلی فصل چارپایہ پر نماز پڑہنے کے بیان مین دوسری فصل کشتی پر نماز پڑھنے کے بیان مین تیسری فصل قبلہ کیطرف منہ کرنیکے بیان مین خاتمہ غسل اور متفرق مسئلون کے بیان مین پہلا باب تیمم کے مسئلونکے بیان مین

مسئلہ اگر کوئی شخص مسافر ہو یا باہر شہر کے اور پانی اوسکو وضو کے لئیے نہین ملتا اور درمیان اوس شخص کے اور شہر کے ایک کوس کا یا زیادہ فاصلہ ہو تو اوس شخص کو وضو کے بدلے تیمم کرنا جائز ہے مسئلہ اگر پانی موجود ہو لیکن بیماری کے سبب

ڈرتا ہے کہ پانی لگانیسے بیماری زیادہ ہوگی تو اوسے بھی تیمم
کرنا جائز ہے مسئلہ تیمم یہ ہی کہ ایک مرتبہ دونون ہاتھون کے
پنجون کو اوپر پاک مٹی کے مارے اور مُنہ پر ملے اور دوسری
مرتبہ دونون پنجون کو زمین پر مارکر دونون ہاتھونکو کہنیون تک
ملے اور زمین پر جب ہاتھہ مارے تو جھٹکا کر ہاتھہ مُنہ پر ملے
مسئلہ غسل کیواسطے اور وضو کے لیے تیمم کرنا ایک طرح پر ہے
مسئلہ تیمم جائز ہی نزدیک طرفین یعنے نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر ہر چیز کے جو زمین کی ذات
ہی جیسے کہ مٹی اور ریت اور چونہ اور گچ اور سرمہ اور ہرتال
ان سب پر تیمم درست ہی مسئلہ تیمم جائز ہی اوپر زمین صاف کے
غبار ہونا شرط نہین ہی اور فقط غبار پر باوجود زمین سے
نزدیک طرفین کے جائز ہی مسئلہ نیت بیچ تیمم کے فرض ہے
اور نیت طہارت کی اور مباح ہونے نماز کے کفایت کرتی ہی

واسطے جائز ہونے تیمم کے شرط نہین ہو کہ نیت تیمم کی واسطے وضو یا واسطے غسل کے کرے اسیطرح صحیح ہے مسئلہ جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑتی ہو اور موافق وضو کرنیکے پانی ملے اور وہ وضو کرنے پر قادر رکھتا ہو یعنے بدن کو بے ضرر پانی لگا سکتا ہو تو اس بات سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہو اور جن چیزون سے وضو ٹوٹ جاتا ہو اونکو بھی ضرور معلوم کرنا چاہیئے مسئلہ جو چیز کہ جای ضرور کے راستے سے اور پیشاب کے راستے سے نکلتی ہے وہ سب وضو کو توڑتی ہین مگر عورت پیشاب کے رستے سے نکلے تو اوس سے وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ خون اور پیپ بدن سے کسی جگہ سے نکلے اور قے منہ بھر کے آوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے مسئلہ اگر کسی نے تھوڑی تھوڑی قے ست مرتبہ کی اسطرح کہ اگر وہ سبکو اکٹھا کرتا تو وہ منہ بھر کے قے ہوتی اس بات مین اماموںکا اختلاف ہو نزدیک امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ہونا

مجلس کا معتبر ہی یعنی ایک بیٹھک مین ہے تو توڑنیوالی وضو کی ہی
اور نزدیک امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے ایک سبب کا ہونا معتبر ہے
یعنی ایک مرتبہ جی متلانے سے ہووے تو توڑنیوالی وضو کی ہی
اور اس قول کو محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فتاوای عالمگیری مین بہت
صحیح کرکے لکھا ہے مسئلہ جو چیز توڑنیوالی وضو کی نہین ہی
وہ ناپاک بھی نہین ہے اور جو چیز کہ اوسکو حکم ناپاکی کا نہین دیا جاتا
ہی اوس سے وضو نہین ٹوٹتا ہی اور اوپر جو ذکر کیا گیا ہی کھانا
یا پانی یا پت کی قے کرنیکا احوال تھا اور اگر کوئی قے کرے
بلغم کے تئین تو نزدیک طرفین کے وضو نہین ٹوٹیگا اور امام
یوسف رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بلغم کی قے اگر منہ بھر کے ہووے
تو وضو کو توڑتی ہے یہ اختلاف اوس قے مین ہے کہ بلغم پیٹ سے
آوے اور بلغم دماغ سے اوتر کر حلق مین سے آوے تو اوس
سب عالمون کے نزدیک وضو نہین ٹوٹیگا مسئلہ اگر کوئی

قے کرے جما ہوا مگر اً لہو کا اوسمین منہ بھر کر ہونا ضرور ہی اور اگر
پتلا ہو تو نزدیک امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے توڑنیوالا وضو کا ہے
اور نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور امام ابو یوسف
رحمۃ اللہ علیہ کے اگر وہ لہو اپنی قوت کے ساتھ بہتا ہے تب
وضو کو توڑتا ہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو مسئلہ اگر لہو منہ سے
اوتر کر نتھنون تک آوے تو سب عالمون کے نزدیک وضو
ٹوٹیگا مسئلہ سونا اوپر ایک پاسے کے یا اوپر گھوٹن کے
یا اوپر ہاتھ کے یا پیٹ کو تکیہ دیکے ایسی چیز سے کہ اگر وہ چیز
الگ کیجاوے تو وہ سونیوالا گر جاوے یہ سب طرح کا سونا
وضو کو توڑتا ہے مسئلہ بیہوشی اور دیوانگی وضو کو توڑتی ہے
قہقہ مارکے ہنسنا اوس نماز مین جو رکوع اور سجدہ والی ہے
وضو کو توڑتا ہے اور نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ جنازہ
کی نماز مین یا سجدہ تلاوت مین یا باہر نماز کے قہقہ مارکر ہنسے تو

وضو نہین ٹوٹتا ہے مسئلہ قہقہہ اوس ہنسنے کو کہتے ہین کہ ہنسنے والا اور اوسکے پاس کا شخص اوسکی آواز سنے اور جو ہنسنا ایسا ہے کہ اوسکو ہنسنے والا سنے اور دوسرا کوئی نہ سنے تو ایسا ہنسنا وضو کو نہین توڑتا ہے ایسے ہنسنے کا نام ضحک ہے مسئلہ جابجا ضرورکی جگہ سے اگر کرم نکلے تو وضو ٹوٹیگا اور اگر زخم سے کیڑا یا گوشت کا ٹکڑا اگر سے تو وضو نہین ٹوٹیگا مسئلہ اگر کوئی شخص بھوڑا یعنے چمڑے کو اوکھیڑے اور اوس سے پانی یا لہو یا پیپ جاری ہو تو وضو ٹوٹیگا اور جو نہین جاری ہو تو نہین ٹوٹیگا مسئلہ پھاڑ کھانیوالے جانور کے ڈر سے جیسا کہ باگ اور سوا اسکے اور اسیطرح خوف سے دشمن کے جیسا کہ راہ کا مارنیوالا اور سوا اسکے اور پیاس کے خوف کے سبب یعنے پانی اتنا ہے کہ اگر وضو کرتا ہے تو پینے کو نہین رہتا اور پیاس تکلیف پہونچائیگی ان سب صورتوں مین تیمم کرنا جائز ہے مسئلہ تیمم کرنیوالے کو

ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل نماز پڑھنا درست ہے نزدیک مذہب
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسئلہ اگر کسی شخص کو یہ خوف ہے
کہ اگر وضو کروں گا تو نماز جنازہ کی نملیگی اور یہ شخص ولی میت کا
نہیں ہے تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ تندرست اور شہر کے
اندر ہے اسلیے کہ جنازہ کی نماز کی قضا نہیں ہے اسیطرح اگر عید
کی نماز فوت ہوتی ہے اگر وضو کرتا ہے تو تب بھی تیمم کرنا درست
ہے اور ولی میت کو جنازہ کی نماز کے لیے تیمم کرنا درست نہیں
اسواسطے کہ اوسکو دوسری مرتبہ جنازہ کی نماز پڑھنا درست
مسئلہ اگر کسیکو خوف ہو کہ اگر وضو کرتا ہوں تو جمعہ کی نماز
ہاتھ سے جاتی ہے تو اوسکو تیمم کرنا جائز نہیں ہے بلکہ وضو
کرنا ضرور ہے کیونکہ جمعہ کا بدل ظہر ہے مسئلہ اگر کوئی شخص
خوف کرے کہ وضو کرنے سے نماز کا وقت باقی نہیں رہیگا
تو اوسکو بھی تیمم کرنا نہیں درست ہے بلکہ وضو کرے اور قضا نماز

مسئلہ مسافر نے اپنی ذات سے یا اوسکے حکم سے کسی دوسرے
نے اسباب مین پانی رکھا ہوا اور وہ پانی اوسکے ہمراہ ہے
اور وہ بھول گیا اور تیمم کرکے نماز پڑھی پھر یاد آیا تو نزدیک
طرفین کے نماز کو پھر پڑھنا واجب نہین ہے یعنی فرض نہین ہے
اور اگر اسباب مین کسی نے پانی رکھا ہے اور اوسے یاد نہین
اسصورت مین نماز پڑھنے کے بعد پانی معلوم ہونے سے سب
عالمون کے نزدیک نماز پھر اسکے پڑھنا واجب نہین ہے مسئلہ
تیمم کرنیوالیکو اگر بھروسا کامل ہے کہ اس جگہ پانی نزدیک نہین ہے
تو اوسپر پانی کا ڈھونڈھنا واجب نہین ہے تیمم کرنا درست ہے
اور اگر اوسکو بھروسا کامل ہے کہ فلانی جگہ پانی ہے تو بغیر تلاش
کئے تیمم درست نہین ہے فائدہ مسافر کو لازم ہے کہ راہ مین
ایک تیر کے گرد مین پانی تلاش کرے گزون سے اوسکی حد
کتابون مین تین سو گز یا چار سو گز ہے مسئلہ اگر سفر مین کسی

دوست کے پاس پانی موجود ہے تو بغیر اوس سے پانی مانگے تیمم کرنا درست نہین ہے اگر مانگنے سے وہ پانی نہ دے تو تیمم درست ہے

باب دوسرا مسافر کی نماز کے مسئلون کے بیان مین

وہ سفر جسمین شرع کے حکم پھیر پھار ہوتے ہین وہ تین رات اور دن کی راہ آدمی کی یا اونٹ کی درمیانی چال سے ہے یعنے سفر کرنیوالا اپنے مقام سے جسجگہ جانیکا ارادہ کرتا ہے وہ تین دن کا راستہ ہو مدار اوسکی کوسون کے حساب سے معتبر نہین یہی صحیح ہے اور یہ تین رات اور دن کی دوری آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال مین ذکر کی یہ اوس جگہ کے سفر مین معتبر ہے جہان پہاڑون پر سے گذرنیکا راستہ نہو وے اور اگر پہاڑون کا راستہ ہووے تو اوس جگہ مین پہاڑون کے درمیانی چال سے تین دن کی راہ معتبر ہے ایسا ہی ہے

فتاواے عالمگیری مین اور دریا کے سفر مین تین روز کی مدت
دریائی ہوا سے معتبر ہے یعنے ہوا بہت تیز بھی نہووے اور ٹھہری
ہوئی بھی نہووے پس ایسی ہوا مین اگر ہوڑی تین رات دنمین
پونہچے تو اوسے تین روز کا رستہ کہین گے خشکی کی چال مین
کچھہ اعتبار نہین جس رستہ کو جو سواری مناسب ہے اوسمین اوسی
سواری کی چال معتبر ہے ایک شہر ایسا ہے جسکے دو رستے ہین
ایک دریا کا اور اوس رستے سے تین دنمین پونہچتا ہے اور دوسرا
رستہ خشکی کا ہے اوس رستے سے دو دن مین پہونچتا ہے تو
دریا کے رستے سے مسافر ہے خشکی کے رستے سے بموجب شرعیت کے
مسافر نہین ہے اور اگر کوئی شہر ایسا ہے کہ خشکی کے رستے سے
تین دن مین پہونچتا ہے اور دریا کے رستے سے دو دنمین
پونہچتا ہے تو خشکی کے رستے سے مسافر ہے اور دریا کے
رستے سے مسافر نہین ہے یہ سب فتاواے عالمگیری

مین ہے اگر کوئی شہر تین روز کے رستے پر ہے اوس شہر کو گھوڑیکی
سواری سے دو روز مین پہنچتا ہے اوسکو حکم مسافر کا ہے
فتاوای عالمگیری مین ہے ایسے سفر مین جسکی اوپر صفت بیان
ہوئی نماز کو قصر کرنیکا حکم ہے اور روزہ افطار کرے یعنے
ایسے سفر مین روزہ نہ رکھے تو رخصت ہے اور مسح موزے کا
سفر مین تین دن رات کی مدت مین کرے اور عید کی نماز
اور جمعہ کی نماز اور قربانی اوسپر واجب نہین ہے اور آزاد عورتکو
ایسا سفر کہ جسکے روبرو ہونا درست ہے اوسکے سوا عورت کو
سفر کرنا حرام ہے ایسا ہی ہے فتاوای عالمگیری مین
مسئلہ مسافر ظہر کے وقت اور عصر کے وقت اور عشا کے
وقت فرض نماز کی دو رکعت پڑھے ان وقتون مین فرض
نماز دو رکعتون سے زیادہ نہ پڑھے اسے قصر کہتے ہین
مسئلہ اگر مسافر نے وقتون مذکورہ مین چار رکعتین نماز

پڑھین اگر اول کا قاعدہ دو رکعتون پر بیٹھا ہے تو اول کی
دو رکعتین فرض اور آخر کی دو رکعتین نفل ہوتی ہین مگر اسطرح
کرنے سے گنہگار ہوتا ہے اور اگر اول کا قاعدہ دو رکعتون پر
نہین بیٹھا اور چارون رکعتین ایکدم پڑھکر قاعدہ بیٹھا تب
اوسکی فرض نماز باطل ہوجائیگی مسئلہ جو انسان سفر کے
ارادے سے اپنے گھر سے باہر نکلا اوسی وقت سے دو رکعت
نماز وقتون مذکورہ مین اوسکو پڑھنا فرض ہین مسئلہ مسافر
جب اپنے شہر سے نکلا پھر کسی بستی مین ایکدو دن رہنے سے
مقیم نہین ہوتا ہے مگر پندرہ دن یا زیادہ رہنے کی نیت
کرے تب مقیم ہوجاتا ہے جہان کم پندرہ دن سے رہنے
کی نیت کرے اوس سے مقیم نہین ہوتا ہے مسئلہ اگر
مسافر سفر کے حال مین کسی شہر مین ساتھ اس ارادہ کے رہے
کہ کل یا پرسون اس شہر سے جاؤنگا اور پندرہ دن تک

اسکا ارادہ رہنے کا نہین ہے وہ مقیم نہین ہوتا ہے اگرچہ
برسون تک اسی حال سے رہے مسئلہ اگر کوئی مسافر مقیم
امام کے پیچھے ظہر کی نماز مین یا اور چار رکعتون والی نماز
مین اقتدا کرے تو امام کی متابعت کے سبب چار ہی
رکعتین پڑھے مسئلہ اگر مسافر امام ہووے اور مقیم اوسکے
پیچھے اقتدا کرین اس صورت مین امام دو رکعتین پڑھکر
سلام پھیر اوے اور مقیم اوٹھکے اپنی چارون رکعتین پوری
کرین فائدہ امام کو مستحب ہر کہ مقتدیون سے ایسا کہدے
کہ تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ مین مسافر ہون مسئلہ جبکہ مسافر
اپنی بستی مین داخل ہووے چار رکعت پڑھے اسواسطے
کہ جب شہر مین گیا جب بھی بغیر نیت کے مقیم ہو جاتا ہے
مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے وطن کو چھوڑکے دوسری
کسی بستی مین وطن پکڑے پھر وہان سے مسافر ہوکر اپنے

اول وطن مین آنے سے بغیر نیت اقامت کے مقیم ہنین ہوتا ہی
اسے قصر نماز اوسجگہ جائز ہے اسواسطے کہ یہ اول وطن اوسکے
حق مین دوسرا وطن پکڑنے سے باقی ہنین رہتا مسئلہ اگر کوئی
نماز مسافر کی سفر کے دنون مین قضا ہوئی ہے تو اوسکو
مقیم ہونیکے بعد اگر ادا کرے تو دو رکعت قضا ادا کرے اسیطرح
اگر وہ مقیم تہا اور نماز اوسکی قضا ہوئی تو وہ اپنی فوت ہوئی نماز
کو مسافرت مین چار ہی رکعتین قضا کریگا **فائدہ** اگر کوئی شخص نماز
کے آخر وقت مین مقیم ہوا یعنی ظہر یا عصر کا وقت تھوڑا باقی ہے
ایسے حال مین اپنے شہر مین آیا تب اوسوقت مین چار رکعتین نماز
اوسپر فرض ہین اسیطرح آخر وقت مین مسافر ہوے تو اوسوقت
مین دو رکعتین نماز اوسپر فرض ہے۔

باب تیسرا متفرق مسئلون کے درمیان مین

اگر کسی مسافر کے کپڑے اور زین پانی برسنے کے سبب سے تر ہو گئی
اور اوسکو وہان پانی وضو کو اور مٹی تیمم کو سوکھی نہین ملتی تو
چاہیئے اوس شخص کو کہ وہ اپنے کپڑے پر یا کسی عضو پر اپنے
اعضاؤن سے کیچ پاک لپیٹے اور سکھاوے اوسکو اور ملے
اوسکو بعد سوکھنے کے اور اوس سے تیمم کرے ایسا ہی ہے
شرح منیۃ المصلی اور فتاوائی عالمگیری مین تیمم کے
بیان مین اول لکھا ہے کہ تیمم غبار کے اوپر درست ہے اسکی
یہ طرح ہے کہ مارے دونون ہاتھون کو کپڑے پر یا بچھونے پر
یا تکیہ پر یا اور کسی چیز پر پاک چیزون مین سے کہ اوسکو غبار ہے
جیسا کہ چٹائی اور تخت وغیرہ پس جب لگے غبار اوسکے ہاتھونکو
تیمم کرے یا جھٹکا کپڑے کو اور اوڑا غبار پھیر ہاتھون کو ہوا پر
غبار کے رکھنے سے ہاتھون کو غبار لگا اوس سے تیمم کرے
اور لگے غبار منہ کو اور ہاتھون کو پھیر ملا ہاتھونکو اور منہ کو ساتھ نیت

تیمم کی جائز ہے ایسا ہی ہے شرح منیۃ المصلی و عالمگیری
مین صاف تحریر کہ اوسپر غبار رہو یا نہو تیمم کرنا درست ہے ایسا
فتاوی قاضیخان کے حوالہ سے عالمگیری مین لاے ہین
اسیطرح پکی اینٹ اور پکی ہوئی مٹی کے پاس پر غبار رہو یا نہو لیکن
پاس کو مٹی کے سوا دوسری کسی چیز کا رنگ نہ لگا ہوئے تو او
تیمم کرنا درست ہے اسکو بحر الرائق اور خزانۃ الفتاوی
کے حوالہ سے فتاوی عالمگیری مین لاے ہین تیمم کے مسائل
اول لکھے ہین اسجگہ تیمم کو بیان کیا ہے اگر کوئی شخص تیمم کرنا
سنجانتا ہو تو اوسکے بوجھنے کو تیمم کا ڈل کیطرح فتاوی عالمگیری
مین تبین اور محیط اور ہدایہ کے حوالہ سنے یہ ہے کہ دونون
ہاتھون کو زمین پر مارے اسوقت آگے اور پیچھے لاوے
پھر زمین پر سے اوٹھا کے ایسا جھنکے جو مٹی جھڑ جاوے
پھر دونون ہاتھون کو منہ پر اسطرح ملے کہ منہ سے کچھ

چیز باقی نرہے پھر دونون ہاتھون کو اول جیسا بیان کیا
اوسطرح زمین پر ملتے اور دونون ہاتھونکو کہنیون سمیت
ملے اسطرحسے کہ بائین ہاتھ کی چار انگلیان سیدھے ہاتھ کی
پیٹھ پر چار انگلیون کے سرسے لیکر کہنیون تک ملے پھر ڈالے
ہاتھ کی ہتیلی سے سیدھے ہاتھ کی پیٹ کو کہنی سے پہنچے تک ملے
اور ڈالے ہاتھ کو انگوٹھے کی پیٹ کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھیکی
پیٹ پر ملے پھر اسیطرح ڈالے ہاتھ کو سیدھے ہاتھ سے جسطرح
اوپر بیان کیا ملے **پہلی فصل چارپایہ جانور پر نماز
پڑھنے کے بیان مین** نفل نماز شہر کے اندر اور مسافر کو
چارپایہ پر پڑھنا درست سنت ہے ایسا **فتاوی عالمگیریمین** ہے
اب اس جگہ مین عذر کونسی چیزین ہین چند چیزین جو **فتاوی
عالمگیریمین** محیط اور خلاصہ کے حوالہ سے بیان ہین یہ ہین
کہ چارپائی سے اوترنے سے اپنی جان پر یا کپڑے پر یا چارپایہ

چور سے یا درندے سے یا دشمن سے خوف رکھتا ہو یا چارپایہ
سرکش ہے یعنی مستی والا ہے کہ اگر اوس سے اوترتا ہو تو سوائے
مددگار کے پہر اوسپر سوار نہو سکیگا یا خود ایسا ضعیف ہے کہ بغیر سوار
کرا دینے کے سوار نہین ہو سکیگا اور کوئی شخص حاضر بہی نہین ہے
یا رستے مین کیچڑ بہت ہے ایسی کہ سوکہی جگہ کہین نظر نہین آتی ہے
کہ اوسپر اوترکے نماز پڑہے گا تو منہ اوسکا کیچڑ سے بہر جائیگا
ایسے عذرون سے فرض نماز چارپایہ پر پڑہنی درست ہے چارپایہ پہ
نماز پڑہنے کی طرح یہ ہے کہ بیٹہا ہوا اشارے سے نماز پڑہے اسطرح
کہ قرأت پڑہکے رکوع کیواسطے تہوڑا سر جہکا دے اور سجدے کے
واسطے اوس سے زیادہ اور التحیات پڑہے اور سلام پہیرے
اور اگر چارپایہ کو کہڑا رکہنا ہوسکتا ہو تو کہڑا رکہے اور اگر نہ
ہوسکنے کے ساتہہ کہڑا نرکہے تو نماز درست نہین ہے اور جو چارپایہ
کو کہڑا نہین رکہہ سکتا ہے تو چلتے ہوے پر درست ہے جسطرح

کہ اوپر مذکور ہوا اشارہ لیسے چارپایہ پر نماز پڑھے اور اگر اس
نماز مین سجدہ کیلیے وقت کوئی چیز رکھلے اوسپر یا زمین پر سجدہ کرے
یہ جائز نہین ہے یہ سب فتاوی عالمگیری مین بحرالرائق اور
مضمرات اور سراج الوہاج اور دوسری کتابون کے حوالہ سے
اور برابر جواب ہے عالمون کے نزدیک ثبات مین کہ نماز چارپایہ
شروع کرے اسوقت مین مُنہ قبلہ کیطرف ہو یا پیٹ قبلہ کیطرف ہو
ان دونون حال مین شروع کرنا درست ہے اور اگر چارپایہ کو سجات
لگی ہوے یا زمین پر ہوے یا رکابون پر ہوے اوس سے
بہت صحیح روایت ہے نماز کو نقصان نہین ہے ایسا عینی شرح
کنز کے حوالہ سے فتاوای عالمگیری مین لکھا ہے اور گاڑی
بیل کے کاندھو پر کھڑی رکھی ہو یا چلتی ہو تو اوسپر بھی نماز پڑھنا
سواری کا حکم چارپایہ کے جو گذرا اوسیطرح ہے اور اگر گاڑی مین
پہیے یا لکڑی کے ٹیکے سے سوا جانورون کے کھڑی رکھی ہے

وہ تخت کا حکم رکھتی ہے **دوسری فصل کشتی پر نماز پڑھنے کے مسئلون کے بیان مین** مستحب ہے کہ فرض نماز اگر ہو سکے تو ہوڑیسی اتر کے زمین پر آکے پڑھے ایسا محیط السرخسی کے حوالہ سے **فتاوای عالمگیریہ مین** ہے اور اگر چلتی ہوڑی مین کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے پھر با وجود اسکے بیٹھکر نماز پڑھے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اوسکی نماز کراہت کے ساتھ جائز ہوگی اور نزدیک صاحبین کے نماز اوسکی جائز نہین ہے اور اگر ہوڑی باندھی ہوئی ہے تو سب عالمون کے نزدیک بیٹھکر نماز پڑھنا جائز نہین ہے یہ تہذیب کے حوالہ سے **فتاوای عالمگیریہ مین** ہے اور اگر نماز ہوڑہی مین پڑھے کھڑی ہو کر اور ہوڑی کا پیندا زمین پر لگا ہوا اور قائم ہے تو نماز جائز ہے اور اگر پیندا ہوڑی کا زمین پر قائم نہین ہے بلکہ ہلتی ہے تو اگر ہوڑی سے اوتر سکتا ہو اور کنارے پر نماز پڑھ سکتا ہو

اور کنارے پر نماز پڑھ سکتا ہو تو اوسکو ہوڑی پر نماز پڑھنا
جائز نہین ہے اسکو محیط کے حوالہ سے فتاوی عالمگیری مین
لکھا ہے اور اگر ہوڑی دریا کی موجون مین لنگر ڈال کے
باندھے ہوئی ہے اور ہلتی ہے اگر ہوا لگنے سے زیادہ ہلتی ہے
وہ مثل چلتی ہوڑی کے ہے اور اگر ہوا سے تھوڑی ہلتی ہے
تب مثل ٹھیری ہوئی ہوڑی کے ہے ایسا تمرتاشی کے
حوالہ سے فتاوی عالمگیری مین ہے اور اگر کھڑا ہو کر
نماز پڑھنے سے چکر آتے ہین تو سب علما کے نزدیک بیٹھکر
نماز پڑھنا جائز ہے ایسا خاصہ کے حوالہ سے فتاوی عالمگیری
مین ہے اور نماز قبلہ کو منہ کرکے شروع کرے اور جب
ہوڑی پھر جاوے تو اگر منہ کو قبلہ کیطرف پھرا سکتا ہے
تو پھرا دیوے اور اگر باوجود قدرت کے قبلہ کو منہ نہ پھراوے
تو نماز جائز نہین ہے اور اگر ہوڑی مین اشارہ کی ساتھ

نماز پڑھے اور رکوع و سجود کر سکتا ہے تو بھی سب عالموں کے
قول کے موافق نماز اسکے جائز نہین ہے یہ کافی اور مضمرات
کے حوالے سے فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے

فصل تیسری قبلہ کو مُنہ کرنے کے مسئلون مین

نماز مین قبلہ کیطرف مُنہ کرنا فرض ہے مگر بسبب اُن عذرونکے
جو مذکور ہین قبلہ کیطرف اگر مُنہ نکر سکے تو جدھر نماز پڑھی درست ہے
کوئی شخص دشمن یا چور یا درندے کے خوف سے نماز مین قبلہ کی
طرف مُنہ نہین کر سکتا تو جسطرف مُنہ کر سکے درست ہے ایسا ہی
فتاوی عالمگیری مین ہدایہ کے حوالہ سے لکھا ہے ایسے ہی
دریا مین اگر کوئی لکڑی پر ہو اور قبلہ کو مُنہ کرنے سے ڈوبنے کا
خوف ہو تو بھی جدھر مُنہ کرکے نماز پڑھے درست ہے ایسا
فتاوی عالمگیری مین تبئین کے حوالہ سے ہے اگر راہ مین

اندھیرے کے سبب سے قبلہ معلوم نہین اور نہ کوئی شخص ہے جس سے
قبلہ دریافت کرسے تو جدھر اسکی فکر غالب ہو ادھر مُنہ کرکے
نماز پڑھے درست ہے اگر سمت قبلہ کی یقینی معلوم نہین تو سوچے
اور سمت قبلہ فکر مین لاوے پھر جسطرف اسکی فکر غالب ہووے
اوسطرف قبلہ ہے اوسیطرف نماز پڑھے درست ہے یہ فتاوی
عالمگیریہ مین ہے اگر کوئی شخص رستہ بھولا کسیطرف اپنی فکر کے
موافق نماز پڑھ چکا ہے پھر کسینے کہا کہ قبلہ اوسطرف نہین تھا
اوسکے دریافت ہونے سے پھر پھر اگر نماز نہین پڑھے گا اور اگر
نماز پڑھنے مین ایسا معلوم ہوا کہ قبلہ دوسریطرف ہے تو نماز کے
حال مین قبلہ کیطرف پھر جاے ایسا زاہدیکے حوالہ سے
فتاوی عالمگیریہ مین ہے کوئی شخص کسی شہر مین گیا اور وہان
مسجد مین محراب بنی ہوئی ہو مگر اوسے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ محراب قبلہ کیطرف نہین ہے اسکی فکر مین قبلہ دوسری طرف ہے

یہ شخص اپنی فکر چھوڑ دے اور محراب کیطرف نماز پڑہے اسیطرح
اگر جنگل مین رات کیوقت اسکو تارے کی نشانی قبلہ کی پہچان
ہے تو اوسی تارے کی نشانی سے جسطرف قبلہ ٹھیرے اودھر نماز
پڑہنی درست ہے اسی دل کی فکر سے قبلہ ٹھیرانا درست نہین ہے
اسکو فتاوی عالمگیری مین محیط کے حوالہ سے لکھا ہے

خاتمہ غسل اور دوسرے مسئلون کے بیان مین

اگر ریل کا پانی مٹی کے ملنے سے بہت گندلہ ہو گیا ہے مگر پانی مٹی پر
غالب ہے اسطرح کہ پتلا پن اور دوڑنا پانی کا نہین گیا ہے
اوس سے وضو کرنا درست ہے ایسا فتاوی عالمگیری مین
ہے اگر برف پگلا ہوا ایسا ہے کہ اسکو ہاتھ مین ملنے سے بوندین
ٹپکتی ہین تو اوس سے وضو کرنا درست ہے ایسا برف
ملنے کے ساتھ تیمم کرنا درست نہین ہے یہ غنیۃ المصلی اور کسی

شرح مین ہے جو کوئی شخص اپنی نیند سے ہشیار ہوا اور دیکھا
اسنے اپنے بچھونے پر یا ران پر تری کو اور اسے خواب بھی
یاد ہے مگر اسکو شک ہے کہ یہ منی ہے یا مذی ہے، یا کبھی
یقین کرتا ہے فقط منی کا پھر یقین کرتا ہے فقط مذی کا ان سب
صورتون مین اوسکو غسل کرنا واجب ہے، یعنے فرض ہے اور
اگر تری دیکھے اور اوسے خواب یاد نہین ہے اسکی بھی تین
شکلین ہین ایک یہ ہے کہ اوسکے دل مین یقین ہے کہ یہ
منی ہے دوسری شکل شک کرتا ہے کہ منی ہے یا مذی ان
دونون صورتون مین غسل واجب ہے اور تیسری شکل یہ ہے
کہ وہ یقین کرتا ہے کہ مذی ہے پس اس صورت مین اوسپر
غسل واجب نہین ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا اسکو خوب
یاد رکھنا چاہیے کیونکہ یہ چیزین آدمی پر اکثر واقع ہوتی ہین
اور بہت لوگ اس سے غافل ہین یہ سب شرح منیہ المصلی

مین مسطور ہے اور اگر کسی شخص کو خواب یاد ہے مگر اسکے
بدن سے کوئی چیز نہین نکلی اسپر غسل واجب نہین ہے آدمی کا
پسینہ پاک ہی مگر جو شخص کہ دایم الخمر ہے یعنے ہمیشہ شراب
پیتا ہے اوسکا پسینہ ناپاک ہے اوسکو اگر پسینہ ہوگا تو اوسکا
وضو ٹوٹے گا یہ مسئلہ بہت نادر ہے

منح الغفار شرح تنویر الابصار مین آخر مسائل شتی مین یعنے متفرق مسئلون مین لکھا ہے

کیا خرابی ہے ایسے شراب پینے والون کی جنکا پسینہ ناپاک
ہے اور اوس سے وضو ٹوٹتا ہے اور وہ اس بات کو
پوچھتے نہین پھر اونکے کپڑے کہان پاک رہے اور جب
کپڑے ناپاک اور وضو نہو تو اونکی نماز کب درست ہے
اسی لیئے آدمی کو لازم ہے کہ فقہ سیکھے مضمرات مین

لکھا ہے کہ فقہ سیکھنا قرآن سے بہتر ہے کسواسطے کہ تمام
قرآن کا سیکھنا فرض کفایہ ہے اور ضرور ہے
مسائل فقہ کے سیکھنا فرض عین ہے
اور فرض عین کو بجا لانا فرض
کفایہ سے اولی ہے

خاتمۃ الطبع

حمد وافر اوس خدائے پاک کی کہ جسکے شریعت غرّا نے گم کردگان بادیہ
ضلالت کو راہ راست دکھائی جل جلالہ اور درود متکاثر اوس
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جسکی ہدایت نے تاریکی جہل کو ضیائے
علم سے مبدل فرمائی اعظم شانہ۔ اما بعد مخفی نہ ہو کہ یہ رسالہ نجاۃ المسلمین مصنفہ جناب
مولوی نظر احمد صاحب واسطے تعلیم احکام ضروریہ نماز و وضو و تیمم وغیرہ کے نہایت مفید ہے
اور جسمیں نہایت تحقیق کے ساتھ سلیس زبان اردو میں ہر ایک مسئلہ کا بیان کیا
گیا ہے باہتمام کارپردازان مطبع علوی واقع بمبئی بماہ [illegible] واسطے ملاحظہ ناظرین طبع ہوا

اشتہار قابل ملاحظہ

(۱) اس مطبع مین ہر قسم کا لتھوگراف کا کام نہایت عمدگی اور صفائی سے ہوا کرتا ہی (۲) عمدہ اور ریس پیپر یعنی رنگین کاغذ وطلائی تہنیت نامہ انواع و اقسام کے موجود ہین اور رار ٹور ریپر یا رجسٹر پر مطلا و مذہب تیار ہو سکتے ہین (۳) لتھوگرافک انک یعنی چھاپنے کی سیاہی نہایت عمدہ ملسکتی ہی قیمت فی پونڈ ملیگی ۶ روپیہ (۴) خط نستعلیق - اس رسالہ کے حصہ اول مین تمام اجزای حروف مفردہ جدا جدا لکھے ہین تاکہ مبتدیونکو بہت آسانی ہو جاے (۵) گلدستہ نگارین یہ رسالہ فارسی سرشق کا نہایت درستی کی ساتھ بطرز جدید انگریزی کاپی ولایتی کاغذ پر چھپکر تیار ہوا ہی اوسکے چھہ حصے مطبع مین موجود ہین پہلے حصے مین قواعد خوشنویسی معہ مفردات لکھے گئی ہین دوسرے حصے سی چھٹے حصے تک مرکبات و قطعات نستعلیق خط جلی سی تدریج خفی تک پھیکے زرد رنگ سی چھپی ہوئی ہین اسکے کاتب لکھنؤ کی ایک نامی خوشنویس ہین -

(۶) گلدستہ سلام اندنون اس مطبع مین مجموعہ سلامونکا نہایت خوشخط عمدہ تقطیع پر صفائی سی چھپکر تیار ہوا ہے اسمین اکثر شعرای نامدار و اساتذۂ عالیہ مثل جناب میرزا دبیر

و جناب میرزا انیس و میر مونس و میر انس و میرزا اوج و تعشق و طپش
نجم وغیرہم نہایت عمدہ عمدہ سلام مندرج ہیں (۷) تصاویر عکسی نوابان
و راجگان ہند و شاہان یورپ و نامور لیڈیاں مصر و یورپ و عرب
و ہند وغیرہ اس مطبع سے دستیاب ہو سکتی ہیں (۸) مثنوی بہار عشق مصنفہ
حکیم نواب میرزا حسین پہلے ورق پر تصاویر عکسی مصنف معہ معشوقہ چھپا
ہیں یہ تصویریں لکھنو سے بڑی کوشش سے منگوائی ہیں قیمت معہ محصول
ڈاک ۵ پائی ۵ ر ہے (۹) مثنوی فریب عشق و زہر عشق مصنفہ حکیم
صاحب موصوف الصدر اسمیں بھی اول ورق پر تصویر عکسی معہ معشوقہ
چھپا ہے قیمت معہ محصول ڈاک پانچ آنے ہے (۱۰) مثنوی اعجاز
حیدری از نتائج طبع جناب مولانا خورشید حسن صاحب طپش سکرٹری
انجمن اسلام بمبئی اسمیں جناب حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام کے
ایک معجزے کا بیان ہے اور حمد و نعت میں وہ صنعت رکھی گئی ہے
کہ دیکھنے سے تعلق ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک ۵ ر ہے المشتہر طالب علی شمس الدین مالک مطبع علوی